

## 243836-طمارت وغیرہ کے مسائل میں شدید نوعیت کے وسوسوں کا بہترین علاج

سوال

مجھے منی خارج ہونے کے بارے میں شک ہوا تو میں نے اطبیان کے لیے غور کیا تو اس کا رنگ پیلا تھا اور وہ مادہ خشک ہو چکا تھا، اس کی رنگت مذی کے بالکل بر عکس تھی۔ لیکن منی کی خصوصیت ہے کہ اس کے خارج ہوتے وقت احساس ہوتا ہے، اور خارج ہونے کے بعد جسم ڈھیلادھیتا ہے، لیکن مجھے اس قسم کا کچھ بھی محسوس نہیں ہوا۔ جبکہ اس کی بوکے بارے میں میں جانتی ہوں کہ کھجور کے زردانے کی طرح ہوتی ہے، لیکن مجھے زردانے کی بوکا علم نہیں ہے، مجھے یہ معلوم ہے کہ منی کی بوخش ہونے کے بعد انڈے جیسی ہوتی ہے، توجہ میں نے اسے سو نکھا تو مجھے بو تو محسوس ہوتی لیکن وہ انڈے جیسی بھی نہیں تھی۔ یہاں یہ بات بھی ہے کہ جس وقت میں بیدار ہوتی ہوں تو مجھے گیلان پر بھی محسوس ہوتا ہے حالانکہ مجھے احتلام نہیں ہوا ہوتا، تو کیا ایسی شک والی صورت میں میں غسل جناہت کر لیا کروں؟ میں احتیاط کے طور پر غسل کرنا چاہتی ہوں تو کیا یہ میرے لیے جائز ہے؟ اور کیا یہ بھی صحیح ہے کہ میں غسل جناہت، غسل حیض اور اسلام میں داخل ہونے کے لیے کیا جانے والا غسل ایک بھی بار کر لیا جائے؟ میں جانتی ہوں کہ حیض سے قبل منی کی وجہ سے کیا جانے والا غسل مجھ پر لازم ہے، لیکن میں جب بھی اسلام میں داخل ہونے کے لیے غسل کرنا چاہتی ہوں تو مجھے غسل کے بارے میں شک ہونے لختا ہے کہ میں نے ابھی تک منی کی وجہ سے غسل نہیں کیا ہے۔

پسندیدہ جواب

محترمہ سالمہ آپ کے سوال سے بالکل واضح ہو رہا ہے کہ آپ طمارت کے معاملات میں شکوک و شبہات کا شکار ہیں؛ کیونکہ آپ اسلام میں داخل ہونے کے غسل کے بارے میں پوچھنا چاہتی ہیں حالانکہ آپ خود مسلمان بھی ہیں۔ واضح رہے کہ وسوسوں کی بیماری کافی شدید نوعیت کی ہے، ہماری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو عافیت سے نوازے۔

علامہ ابن حجر یعنی رحمہ اللہ سے پوچھا گیا:

کیا وسوسوں کی بھی کوئی دوام ہے؟

تو انہوں نے جواب دیا:

"بالکل اس کی بہت بھی مفید دوام ہے کہ وسوسے کی جانب بالکل بھی توجہ نہ دیں۔"

اگر دل میں کسی قسم کا شک اور تردہ ہو بھی سی تو عدم توجہ کی وجہ سے یہ شک اور تردہ کچھ بھی دیر میں زائل ہو جاتا ہے، شک کی بیماری کا کامیاب علاج کرنے والوں نے اس کا علاج اسی طرح کیا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص ان شکوک و شبہات پر توجہ دے تو یہ وسوسے انسان کو پاگل پن تک لے جاتے ہیں، بالکل پاگلوں سے آگے بڑھادیتے ہیں، ہم نے وسوسوں میں بتلا افراد کا یہ حال اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے، انہوں نے ان وسوسوں پر توجہ دی اور وسوسے ڈالنے والے شیطان کے پیچے لگ لے رہے کہ جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متنبہ بھی کیا ہے اور فرمایا: (وضو کے بارے میں وسوسے ڈالنے والے شیطان سے بچو جسے ولماں کہا جاتا ہے)۔ اس شیطان کو ولماں اس لیے کہتے ہیں کہ یہ شیطان شدت کے ساتھ لو میں بتلا کر دیتا ہے۔ نیز صحیح بخاری اور مسلم میں میری ذکر کردہ بات کی تائید ملتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بھی وسوسوں میں بتلا ہو تو وہ اللہ کی پناہ چاہے اور وسوسے کے طرف توجہ نہ دے۔

دیکھیں یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت بھی مفید علاج بتالیا ہے اور آپ وحی کے بغیر کوئی لفظ نہیں بولتے، یہاں یہ بھی واضح رہے کہ جو شخص بھی اس کا کامیاب علاج سے محروم رہا وہ ساری نخیر سے محروم ہے؛ کیونکہ متفقہ طور پر وسوسہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے، ملعون شیطان کی ایک بھی خواہش ہوتی ہے کہ مومن کو گمراہی اور حیرانگی میں بتلا کر دے، مسلمان کی زندگی میں کدو رت گھول دے، نفسیاتی امراض کے اندر حیروں میں ڈال کر راہ راست سے اتنی دور تک روکے رکھے کہ انسان دائرہ اسلام سے ہی خارج ہو جائے اور اسے پتہ بھی نہ چلے کہ

شیطان تو ان کا بہت گراڈ شمن ہے تم اسے اپنا دشمن سمجھو" ختم شد  
"الفتاویٰ الفقیریۃ الحبری" (149/1)

اللہ کی بندی! آپ یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ اجباری نوعیت کے وسو سے بذات خود عام بیماریوں کی طرح ایک بیماری ہیں، اس کا ادویات کے ذریعے علاج بھی مشورہ ہے، اسی طرح سلوکیات کے ذریعے کیا جانے والا علاج بھی مفید ہوتا ہے، اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ دونوں طرح کے طریقہ علاج کو ایک ساتھ لیکر چنان مریض کے لیے مفید ہوتا ہے، اس سے امید ہوتی ہے کہ انسان کو جلد شفافی جائے، اس لیے اگر آپ کسی ماہر نفسیات سے رجوع کریں تو ان شاء اللہ یہ آپ کے لیے مفید ہو گا۔

ہم پہلے بھی بیان کر لے چکے ہیں کہ وسوسوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے سے وسو سے زائل ہو جاتے ہیں، اور اگر انسان ان کی طرف توجہ کرے تو توبہ بھی وسو سے ختم ہو جاتے ہیں، اس لیے آپ سوال نمبر: (20159) کا جواب ملاحظہ فرمائیں۔

جبکہ بیداری کی حالت میں ممکن خارج ہونے کے بارے میں شک پیدا ہو تو اس پر غسل کرنا واجب نہیں ہوتا؛ کیونکہ شک کی وجہ سے کوئی حکم مرتب نہیں ہوتا۔

اور اگر کوئی شخص نیند سے بیدار ہوا اور کپڑوں میں گیلا پن محسوس کرے تو اس کی تین میں سے ایک حالت ہو گی، یہ تینوں حالتیں ہم سوال نمبر: (22705) کے جواب میں بیان کر لے چکے ہیں ان کا مطالعہ لازمی کریں۔

اس حالت میں ہم نہیں سمجھتے کہ آپ احتیاط کرتے ہوئے غسل کریں، کیونکہ احتیاط وہ شخص کیا کرتا ہے جسے وسوسوں کی بیماری نہ ہو، جبکہ وسوسوں میں بتلا شخص اگر احتیاط کرنے لگے تو اس کے وسوسوں میں مزید اضطراب ہوتا چلا جائے گا، اور انسان اپنے آپ کو بہت زیادہ مشقت میں ڈال لے گا، بلکہ یہ بھی ممکن ہے کہ انسان ہر کام میں ہی شک کرنے لگے اور سب معاملات بگاڑ بیٹھے، وسوسوں میں بتلا افراد کی یہی حالت ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو محفوظ فرمائے۔

جبکہ غسل جنابت اور حیض کے بعد والے غسل کو ایک نیت سے کرنا چاہئے، جیسے کہ ابن قدمہ رحمہ اللہ "المختنی" (1/162) میں کہتے ہیں:

"جس وقت غسل کے موجب بننے والے دو اسباب اکٹھے ہو جائیں جیسے کہ حیض اور جنابت اسی طرح دو شر مکا ہوں کا آپس میں ملنے اور انداز ہو جانا، ان دونوں سے طہارت کی نیت سے ایک ہی غسل کرے تو کافی ہو جائے گا۔ اکثر اہل علم اس کے جواز کے قائل ہیں، انہی قائلین میں عطا، ابو زناد، ربیعہ، مالک، شافعی، اسحاق اور اصحاب الرائے شامل ہیں۔" ختم شد

جبکہ اسلام قبول کرنے کے لیے غسل آپ کے لیے تو ویسے ہی بناز نہیں ہے؛ کیونکہ آپ اللہ کے فضل سے پہلے ہی مسلمان ہیں، آپ دائرہ اسلام سے باہر کی ہی نہیں ہیں، لیکن شیطان نے آپ کے دل میں وسو سے اس لیے پیدا کر دیئے ہیں کہ آپ کو سخت مشقت کا سامنا کرنا پڑے اور آپ کے لیے دین پر چلنَا مشکل ہو جائے، اس لیے اس قسم کے وسوسوں پر ذرا توجہ نہ دیں، کیونکہ ان کے نتائج بہت بھی نک ہیں۔

واللہ اعلم